www.KitaboSunnat.com

پروفیسر عبدالحمید صدیقی
ترجمہ: محمد اقبال شائق

ذاتِ نبوت پر اعتراضات کا جائزہ

بنو ہاشم پر ناجائز دباؤ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی تعذیب کے علاوہ مخالفین اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دعوے پر بھی شدید تنقید کرتے تھے کہ آپ پر خدا کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے۔ حقیقت میں وہ تنزیل کے تصور ہی کے خلاف تھے۔ اس سلسلے میں وہ چار پہلوؤں پر تنقید کرتے تھے۔

اول یہ کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہبی تجربہ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی پر مبنی نہ سمجھتے تھے اور اس طرح آپ کو ذہنی طور پر پریشان کرنے پر کمربستہ تھے۔

دوم یہ کہ آپ کے مخالفین کسی صورت میں بھی یہ ماننے پر آمادہ نہ تھے کہ انسان جسے مافوقیت کا بھی دعویٰ نہیں، کسی صورت پیغمبر ہو سکتا ہے۔

سوم یہ کہ اگر کسی انسان کو یہ بلند مرتبہ حاصل ہونا ہی تھا تو کئی دوسرے اشخاص موجود تھے جو کہ حضور سے زیادہ دولت مند اور بااثر تھے۔ چنانچہ مخالفین اسلام یہ دلیل دیتے تھے کہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ خدا نے ان سب کو یکسر نظر انداز کر کے ایک بے کس قریشی یتیم کو نبوت سے سرفراز فرما دیا ہو۔

آخر میں یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ تو کوئی غیر معمولی اور نہ ہی کوئی ڈرامائی خصوصیت تھی جس سے وہ نبوت کے دعویٰ کو ثابت کر سکتے۔

جدید و قدیم ناقدین

محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر عام الزام یہ تھا کہ آپ 'جن' کی قوت کے حامل ایک 'مجنون' تھے۔ مزید تہمت یہ تھی کہ آپ کاہن یا نجومی یا جادوگر اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ شاعر تھے۔

یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اہلِ مکہ جو عام الزامات حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر لگاتے تھے وہ کم و بیش الفاظ کے ہیر پھیر سے آج بھی دہرائے جاتے ہیں۔ آج کے ان بہتان تراشوں میں سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر میکڈانلڈ کا نام سرِفہرست پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس دریدہ دہن پروفیسر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو صرع اور خلل دماغ کی کیفیت کا مظہر ثابت کرنے کی ناکام سعی کی ہے۔ لیکن یہ امر حیران کن ہے کہ وہ بیک وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر معمولی ذہانت اور اختراعی قوت رکھنے والا انسان بھی قرار دیتا ہے، چنانچہ میکڈانلڈ اپنے متضاد خیالات کی بنا پر اپنی اس دریدہ دہنی کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ مختصر یہ کہ ان تمام الزامات کا محور صرف ایک الزام تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے ایک قدامت پرست شاعر تھے جو کہ ابھی اپنی شاعرانہ مہارت سے پوری طرح فیضیاب نہ ہوئے تھے اور اس لیے انھوں نے اپنی تمام تر توجہ شاعری کی پیغمبرانہ صنف کی طرف مبذول رکھی اور یہ کہ انھوں نے عیسائیت اور یہودیت کے نظریات کو گڈمڈ کر کے ایسا مواد حاصل کیا جس کو اپنی نبوت کے ثبوت کے طور پر استعمال کر سکیں۔

پروفیسر میکڈانلڈ کا یہ نظریہ کہ آپؐ ایک شاعر تھے میور کے نظریہ سے قدرے مختلف ہے جس کا دعویٰ یہ ہے کہ فوق الفطرت اثر جس کا کہ پیغمبرِ عرب پر اثر تھا، ممکن ہے کہ وہ شیطان اور اس کے چیلوں سے حاصل ہوا ہو۔ تاہم جس جذبہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شاعرانہ شعور بیدار ہوا وہ فعلاً ایسا نہ تھا۔ میکڈانلڈ کا دعویٰ یہ ہے کہ عرب کے ایک شاعر حسن کی طرح جس پر کہ 'جنی' کا اثر تھا اور جس سے مغلوب ہو کر اس نے اشعار کہے، اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی 'قارن' تھا جو کہ آپؐ کے روحانی فیض کا ذریعہ بنا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی صورت بھی مطلقاً نبی نہ تھے اور یہ کہ اہلِ یہود کے انبیاء جیسی صفات آپؐ میں ناپید تھیں۔

الزامات کی تردید

پروفیسر میکڈانلڈ کے متذکرہ بالا خیالات پڑھنے سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ عرصہ دراز گزرنے کے بعد بھی ان الزامات کی نوعیت میں سرِمو فرق رونما نہیں ہوا۔ اسلام کے جدید ناقدین اہلِ مکہ کی طرح دعویٰ کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کے الہامی ہونے یا اللہ تعالیٰ کے کلام ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ آپؐ کے دماغی انتشار کے اظہار اور شاعرانہ ترنگ یا جنون کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

قرآن پاک نے اس الزام کی پُرزور تردید کی ہے اور بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان اللہ تعالیٰ کے ارشاداتِ وحی ہیں اور ان کی نوعیت ان لوگوں کے لیے چیلنج کی حیثیت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتی ہے جوکہ آپؐ کے پیغمبرانہ اظہار کے سرچشمہ کو جھوٹ پر مبنی خیال کرتے ہیں اور مصلح کی ذہنی کشمکش اور جنونی شاعر کی پُرگوئی تصور کرتے ہیں یا فاترالعقل انسان کی پریشان فکری پر محمول کرتے ہیں۔ قرآن پاک ان الزامات کی پُر زور تردید کرتا ہے، مثال کے طور پر کہ آپؐ شاعر ہیں: "ہم نے آپؐ کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ ہی یہ آپؐ کے شایانِ شان ہے۔" ایک اور جگہ پر قرآن پاک نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ آپؐ کو شاعر کہنا کیوں خلافِ عقل ہے۔ ایک شاعر عام طور پر ایک ذہنی طور پر سرگرداں انسان ہوتا ہے جو اپنے تخیلات اور جذبات کا اظہار خوب صورت اشعار میں کر دیتا ہے۔ اس کا تعلق صرف خیالی اور باریک معاملات اور افکار سے ہوتا ہے جن کا انسانی زندگی کے عملی مسائل سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔

"رہے شعراء تو ان کے پیچھے بھٹکے ہوئے لوگ چلا کرتے ہیں۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں۔" (XXVI : ۲۲۵)

اس لیے شاعر جو کچھ کہتا ہے وہ بے ربطگی کا حامل ہوتا ہے۔ جذبات کے اظہار کی بنا پر شاعر کے نظریات میں ہم آہنگی اور ربط مفقود ہوتا ہے۔ مزید برآں شاعر کی عملی زندگی اور اس کے شاعرانہ خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اس کی شاعری صرف اس کے سفلی جذبات کی آئینہ دار ہوتی ہے اور اس لیے شاعر کے لیے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ وہ اپنے خیالات کو زندہ حقائق کے سانچے میں ڈھالے" اور پھر وہ (شعرا) وہ کچھ کیوں کہتے ہیں جو کہ وہ کرتے نہیں۔"

دوسری طرف نبی ایک مصلح ہوتا ہے۔ وہ وہی کچھ کہتا ہے جو کہ وہ کرتا ہے اور وہی کچھ کرتا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے۔ جس چیز کی وہ تبلیغ کرتا ہے اسے عملی سچائی کے سانچے میں بھی ڈھالتا ہے کیونکہ وہ اصلاحات کا مرید ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں نبی کی تعلیمات کے مختلف اجزا میں مکمل ہم آہنگی اور یکجہتی پائی جاتی ہے۔ اس کا ہر پیغام اس کے سارے الہامات سے مکمل طور پر مرتبط ہوتا ہے۔ اس لیے نبی کے پیغام میں نہ تو کوئی بے ربطگی پائی جاتی ہے اور نہ ہی اس میں کچھ فالتو یا زائد بات ہوتی ہے۔

آخر میں شعرا کے برعکس نبی کی سرگرمیوں کا اصل مقصد بنی نوع انسان کی اصلاح اور انھیں نیک بنانا ہوتا ہے۔ انبیاء قومی تعصبات، طبقاتی کشمکش اور مادیت جیسی برائیوں سے انسانیت کو نجات دلاتے ہیں اور تمام انسانوں کو خدا کے ایک کنبہ کے طور پر مل جل کر اور صلح و آشتی سے رہنا سکھاتے ہیں۔ انبیاء انسانی نسل کے مختلف طبقوں کے مابین امن استوار کرتے ہیں اور انسانوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان ربط و ضبط پیدا کرتے ہیں۔ حرص و طمع، خود غرضی، مادی فوائد سے محبت، ہوسِ اقتدار ان تمام سفلی خواہشات کی تطہیر کی جاتی ہے اور ان کی جگہ انسان بے غرض اور خوفِ خدا رکھنے والے بندوں کی طرح رہنا سیکھتے ہیں جن کی سب سے بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ انسانیت کی خدمت کی جائے اور انسانی معاشرے سے ظلم و جور اور بے راہ روی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔

کیا کوئی شاعر ایسا کر سکتا ہے؟ کیا کوئی شاعر اس قابل ہو سکتا ہے کہ وہ کسی بات کا اظہار اس طور سے کرے کہ وہ اس کی اپنی تعلیمات سے متصادم نہ ہو اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ایسے لوگوں کو جو کہ اس کے اشعار پر پروانہ وار نثار ہوتے ہیں، کے کردار کو نیکی کی شمع سے منور کر دے۔ انسانی تاریخ اور تجربات اس امر کے شاہد ہیں کہ اس سوال کا جواب واضح طور پر اور لازماً نفی میں ہی ہوگا۔

یہ الزام کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم شیطانی قوتوں کے زیرِ اثر تھے، کو بھی قرآن پاک نے مکمل طور پر رد کر دیا ہے۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک انسان جس پر شیطانی روح کا غلبہ ہو یا گھٹیا قسم کی فوق العادت قوت کا مالک ہو، وہ خالق حقیقی اور مخلوق کی راہ میں ایستادہ توہمات کے بت کو پاش پاش کر سکے۔ وہ بت پرستی اور مادی گھٹن میں الہام کے مقدس اور متوازن خیال کو کس طرح بجا کر سکتا تھا۔ اس معاشرہ کی اخلاقی تطہیر کا بیڑہ کس طرح اٹھا سکتا تھا جو کہ برائیوں اور گمراہیوں کی اتھاہ گہرائیوں میں گری پڑی تھی۔ وہ انسانیت کو ایک ایسا ضابطۂ اخلاق کس طرح مرحمت فرما سکتا تھا جس کا مقصد نہ صرف انفرادی اصلاح تھا بلکہ سیاسیات، معاشیات، قانون اور اخلاقیات کی بھی اصلاح تھا۔ جو شخص بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور اخلاقِ حمیدہ سے آشنا ہے اور آپ کی تعلیمات اور زندگی کے چلن سے واقف ہے وہ ماسوائے اس پاک ہستی کی تعظیم کے اور کچھ نہیں سوچ سکتا۔ کیا کسی شیطانی قوت کے زیرِ اثر شخص سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا اس قدر قرب حاصل ہوگا۔ اُسے اپنے مشن کی رفعت اور پاکیزگی کا اس قدر خیال ہوگا اور وہ اس کی راہ میں حائل شدید رکاوٹوں کے باوجود اسے کامیاب بنانے کے لیے شب و روز اس طرح کوشاں ہوگا۔ اپنے دوستوں کے اوصاف سے اس قدر آشنا ہوگا اور اپنے دشمنوں کی ہٹ دھرمی اور گھمنڈ سے بھی واقف ہوگا۔ دل و دماغ کے یہ گراں بہا اوصاف کسی ایسے شخص کی ذات میں ملنا محال ہیں جو کہ شیطانی قوتوں کے زیرِ اثر ہو۔ تاریخ کسی دوسرے ایک ایسے شخص کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے جس کے پیغام نے دنیا کی ایک انتہائی متوازن اور شریفانہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب کو جنم دیا۔ قرآن پاک فرماتا ہے:

"لوگو! کیا میں تمھیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترا کرتے ہیں؟ وہ ہر جعل ساز بدکار پر اترا کرتے ہیں۔ سنی سنائی باتیں کانوں میں پھونکتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ (XXVI ۲۲۱-۲۲۳)

اسی طرح قرآن اس امر کی بھی پرزور تردید کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کسی جن کے زیراثر بات کرتے تھے۔" کیا انھوں نے یہ خیال نہ کیا کہ ان کا رفیق کسی طرح بھی جن کے زیر اثر نہ تھا، وہ تو صرف ایک سیدھے سادے خبردار کرنے والے انسان تھے۔" یہاں رفیق سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ قرآن پاک لوگوں کو یہ سوچنے کی دعوت دیتا ہے کہ ایسا انسان جو کہ خود غرضی اور ہوسِ اقتدار سے یکسر عاری تھا اور جس کی ساری زندگی خدا تعالیٰ کی تابعداری اور فرمانبرداری میں بسر ہوئی، جو ہردلعزیز شخصیت کا حامل تھا اور جو امانت و دیانت کا پیکر تھا۔ اور جس نے نہ صرف زندگی کے ایک پہلو میں انسانیت کی رہنمائی کی بلکہ زندگی کے تمام شعبوں میں انسانوں کو سیدھی راہ دکھائی وہ کس طرح 'جن' کے زیر اثر یہ عظیم کامیابی حاصل کر سکتا تھا۔ تاریخ کی ورق گردانی کیجیے اور دیکھیے کہ کیا شیطانی قوتوں کا حامل کوئی شخص اس قابل ہوا ہے کہ وہ اس قدر عظمت حاصل کر سکے جو کہ محمد صلی اللہ علیہ کو اپنی نبوت کے ۲۳ سال کی مختصر مدت میں حاصل ہوئی۔ آپ کا ظہور قدسی ایسی سرزمین اور لوگوں میں ہوا جو کہ کوئی قابل فخر شاندار ماضی نہ رکھتے تھے۔ یہ صرف آپ کی ذاتِ گرامی تھی جس نے ایسی قوم کو بام عروج پہ پہنچایا، عظیم سلطنتوں کو پاش پاش کر دیا۔ مدت دراز سے قائم شدہ مذاہب کو ختم کر دیا اور لاتعداد مرد و خواتین کے کردار کو بدل کر ایک نئی دنیا — دنیائے اسلام کو جنم دیا۔ کیا کوئی ذی ہوش یہ خیال کر سکتا ہے کہ ایسا انقلاب جس نے نہ صرف دنیا کے نقشہ کو بدل کر رکھ دیا ہو بلکہ انسانی اخلاق کو بھی پاکیزہ تر بنایا ہو اور علم کی وسعتوں میں بھی اضافہ کیا ہو، وہ ایک ایسے انسان کا مرہونِ منت ہو سکتا ہے جو کہ 'جن' کے فسوں کے زیر اثر ہو۔

یہ حقیقت کہ مخالفین کا اپنے الزامات کے معاملے میں بھی متفق الرائے نہ ہونا، بذاتِ خود ان الزامات کو جھوٹا قرار دینے کے لیے کافی ہے۔ یہ عقل و خرد سے عاری لوگ محض اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر کیچڑ اچھالتے ہیں کہ ممکن ہے ان کا کوئی الزام ہی کارگر ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی تنقید کے معاملے میں کوئی ٹھوس اور یکساں طریق کار اختیار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکے۔ وہ اپنے اس ناپاک مقصد کے حصول کے لیے متضاد بہتان تراشتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ آپؐ ایک شاعر تھے، کبھی آپؐ کے فرمان کو جوتشی اور جادوگر کی باتیں قرار دیتے تھے۔ یہ امر بلاشبہ اپنی جگہ حیران کن ہے کہ ایک ایسے شخص کو جو کہ غیر تعلیم یافتہ تھا اور جس کو قدیم مذہبی کتب کا کوئی علم نہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اس اعزاز سے مشرف فرمایا کہ اس پر قرآن پاک نازل ہوا جو کہ اپنی بے مثال، پاکیزہ تر اور لطیف زبان اور برتر حیثیت کی بنا پر اپنے الہامی ہونے کے لیے بذاتِ خود ایک ناقابلِ تردید ثبوت ہے۔

ایک الزام یہ بھی تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک عام انسان کی طرح بازاروں میں چلتے پھرتے تھے، آپؐ کے بیوی بچے تھے اور اس لیے آپؐ کی ذاتِ گرامی میں کوئی ایسی غیر معمولی اور فوق الفطرت بات نہ تھی جو کہ آپؐ کو عام انسانوں سے ممتاز کرتی اور آپؐ کے نبی ہونے پر دلالت کرتی۔

قرآن پاک میں بہ تفصیل اس امر سے بحث کی گئی ہے اور نتیجتاً یہ بیان کیا گیا ہے کہ انبیاء انسانوں کی رہنمائی کے لیے بھیجے جاتے ہیں۔ وہ انسان ہوتے ہیں اور اس لیے کسی غیر معمولی قوت کے حامل نہیں ہوتے۔ قرآن پاک خود اس امر پر زور دیتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے۔

"اے محمدؐ! کہو کہ میں ایک انسان ہوں تم ہی جیسا، میری طرف وحی کی جاتی ہے، کہ تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے۔" (xviii : 110)

"اے نبیؐ! ان سے کہو، میں تو ایک بشر ہوں تم جیسا، مجھے وحی کے ذریعہ سے بتایا جاتا ہے کہ تمہارا خدا تو بس ایک ہی ہے۔ لہٰذا تم سیدھے اسی کا رخ اختیار کرو اور اس سے معافی چاہو۔" (xli : 6)

قرآن پاک اس کی وجہ بھی بیان کرتا ہے کہ کیوں نبی کی پیدائش صرف انسانوں میں ہی ہونی چاہیے۔ یہ اس لیے کہ نبی کو انسانیت کی رہنمائی کا فرض سونپا جاتا ہے اور یہ فریضہ صرف انسان ہی سرانجام دے سکتا ہے۔ چنانچہ اس فرض کی احسن ادائیگی کے لیے اسے ایک انسان کی طرح زندگی بسر کرنا ہوگی۔ زندگی کی مسرتوں سے لطف اندوز اور اس کی تکلیفات کو سہنا ہوگا تاکہ اس کے اردگرد کے انسان اس کے نقشِ قدم پر چل سکیں اور لوگ اس کی ذات میں دینداری اور پرہیزگاری کا ایک زندہ نمونہ پا سکیں۔ اس کی زندگی خالقِ کائنات کی صفات کا مظہر ہو۔ وہ انسانی زندگی کا مثالی نمونہ پیش کرتا ہو۔ یہ مقصد صرف اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب نبی انسان ہو اور اپنی عملی زندگی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں صالح سیرت کا مظاہرہ کرے۔ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ بحیثیت انسان لوگوں کو صراطِ مستقیم دکھا سکے اور ان میں مذہب سے لگاؤ اور زہد و تقویٰ پیدا کر سکے۔

عرصہ دراز سے لوگوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ ایسے انسان کو جس کے پاس کوئی مافوق البشری قوت نہ ہو، کبھی بھی خدا انسانیت کی اصلاح کا فرض تفویض نہیں کر سکتا۔ قرآن پاک اس غلط نظریہ کو رد کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ فرشتے انسانی احساسات اور جذبات سے یکسر عاری ہوتے ہیں اس لیے وہ انسانوں کے لیے اچھے مصلح ثابت نہیں ہو سکتے۔ انسان صرف ایسے اعمال سے ہی سیکھ سکتا ہے جو کہ انسانی احساسات سے وابستہ ہوں اور انسانی زندگی کے مختلف مسائل سے دوچار ہوں۔ چنانچہ یہ صرف انسان ہی ہے جس کو یہ فرض سونپا گیا کہ وہ احکام الٰہی کو انسانوں تک پہنچائے اور خالقِ حقیقی کے احکام کے مطابق زندگی گزار کر اس کے عملی مضمرات کی انسانوں کے سامنے وضاحت کرے۔ انبیا کے قول و فعل ہر لحاظ سے مثالی ہوتے ہیں کیونکہ ان کی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی دوستی سے عبارت ہوتی ہیں۔

"لوگوں کے سامنے جب کبھی ہدایت آئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کسی چیز نے نہیں روکا مگر ان کے اسی قول نے کہ کیا اللہ نے بشر کو پیغمبر بنا کر بھیج دیا۔ ان سے کہو اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم ضرور کسی فرشتے ہی کو ان کے لیے پیغمبر بنا کر بھیجتے۔" (xvii : ۹۴-۹۵)

مندرجہ بالا آیات صاف طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ صرف انسان ہی اس قابل ہے کہ انسانوں کی رہنمائی کر سکے کیونکہ اس کی زندگی عملی رہنمائی کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ چونکہ یہ دنیا انسانوں کی بستی ہے اور اس لیے ان کی اصلاح کے لیے انبیاء کو انسانوں کے روپ میں بھیجا جاتا ہے۔ چنانچہ صرف انسان ہی اس عظیم فرض کو کامیابی سے نبھا سکتے ہیں۔

"کہتے ہیں اس نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا۔ اگر کہیں ہم نے فرشتہ اتار دیا ہوتا تو اب تک کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا، پھر انہیں کوئی مہلت نہ دی جاتی۔ اور اگر ہم فرشتے کو اتارتے تب بھی اسے انسانی شکل ہی میں اتارتے۔" (۹-۸ : vi)

حضورؐ کے مخالفین کے پراپیگنڈہ کا ایک اور طریقہ یہ تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الہامات کا تمسخر یہ کہہ کر اڑاتے تھے کہ یہ الہامات مکمل طور پر انسانی ذہن کی پیداوار ہیں۔ یہ یا تو حضورؐ کا کام ہے یا پھر یہ حضورؐ کے نائبین کا کیا دھرا ہے یا پھر یہ قدیم مذہبی کہانیاں ہیں۔ قرآن پاک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس الزام کی پُرزور تردید ان الفاظ میں کی ہے۔

"جن لوگوں نے نبی کی بات ماننے سے انکار کر دیا ہے، کہتے ہیں کہ فرقان ایک من گھڑت چیز ہے جسے اس شخص نے آپ ہی گھڑ لیا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے اس کام میں اس کی مدد کی ہے۔ بڑا ظلم اور سخت جھوٹ ہے جس پر یہ لوگ اتر آئے ہیں۔ کہتے ہیں یہ پرانے لوگوں کی لکھی ہوئی چیزیں ہیں جنہیں یہ شخص نقل کراتا ہے اور وہ اسے صبح و شام سنائی جاتی ہیں۔ اے محمدؐ! ان سے کہو کہ اسے نازل کیا ہے اس نے جو زمین اور آسمانوں کا بھید جانتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑا غفور رحیم ہے۔" (XXV ; ۴-۶)

اس الزام کو قرآن پاک کی کئی ایک دوسری آیات میں مختلف طریقے سے دہرایا گیا ہے۔

"ہمیں معلوم ہے یہ لوگ تمہارے متعلق کہتے ہیں کہ اس شخص کو ایک آدمی پڑھاتا ہے۔ حالانکہ ان کا اشارہ جس آدمی کی طرف ہے اس کی زبان عجمی ہے اور یہ صاف عربی زبان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی آیات کو نہیں مانتے۔ اللہ کبھی ان کو صحیح بات تک پہنچنے کی توفیق نہیں دیتا اور ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے (جھوٹی باتیں نبی نہیں گھڑتا بلکہ) جھوٹ وہ لوگ گھڑ رہے ہیں جو اللہ کی آیات کو نہیں مانتے وہی حقیقت میں جھوٹے ہیں۔" (XVI ; ۱۰۳-۱۰۶)

قرآن پاک کی تعلیمات کو جھٹلانے کے سلسلے میں سب سے بڑا اعتراض یہی ہے اور یہ اعتراض اس قدر احمقانہ اور کھوکھلا ہے کہ اس پر غور کی بھی ضرورت نہیں۔ اشخاص جن کے نام اس سلسلے میں پیش کیے گئے وہ تھے جابر، یاسر، عائش، یامش، قیس اور اویس۔ یہ سب حضرات طاقتور عرب مالکوں کے بے بس غلام تھے۔ یہاں یہ امر بلاشبہ حیران کن ہے کہ وہ اشخاص جن پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کی کاریگری سکھانے کا الزام ہے یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے قرآن کے الہامی ہونے پر یقین کیا اور اپنے اس ایمان کی خاطر اپنے آقاؤں کے ہر ظلم و ستم کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

مزید برآں ان میں سے کوئی بھی نسلاً عربی نہ تھا بلکہ سب عجمی تھے جو کہ عرب کی منڈیوں میں غلاموں کے طور پر فروخت کیے گئے تھے۔ کیا یہ امر کچھ کم حیران کن ہے کہ وہ لوگ جو کہ نسلاً عجمی تھے اس قابل ہو سکتے تھے کہ وہ قرآن پاک جیسی کتاب جس کی زبان انتہائی اعلیٰ و ارفع اور فصیح ہے، جو کہ اپنے الفاظ کی بندش اور فقرات کے اعتبار سے منفرد حیثیت کی حامل ہے، جس کا اپنا ایک مخصوص

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انداز بیان ہے، جو آیات کے آغاز و اختتام کا غیر معمولی اسٹائل رکھتی ہے اور جو خیالات کے بہاؤ، واقعات کے بیان، انتباہ اور دلائل کا ایسا انوکھا طریقہ رکھتی ہے، جس کی مثال انسانی تاریخ میں ملنا محال ہے، کو وضع کر سکتے۔ قرآن پاک باوجود مختلف نوعیت کے مضامین کا احاطہ کیے ہوئے ہونے کے ترکیب و ترتیب کا ایک عظیم اور حسین مرقع ہے۔ عرب تو صرف نثر یا شاعری سے آشنا تھے۔ ان کی نثر مقفیٰ اور غیر مقفیٰ میں منقسم تھی۔ دانشور اشعار میں اظہارِ خیال کرتے تھے۔ جہاں تک ان کی نثر کا تعلق ہے یہ عام لوگوں کے استعمال میں تھی۔ قرآن اس دور کی نثر اور شاعری سے بالکل مشابہ نہیں کیونکہ اس کی آیات کا اختتام قافیہ بندی اور نثر کے سجع سے بالکل مختلف ہوتا ہے قرآن پاک نے بلاشبہ اظہار کا ایک منفرد ذریعہ رائج کیا ہے جو کہ عام انسان کی دسترس سے باہر ہے۔

ایک اور بے معنی اعتراض یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مطلقاً ایک ایسے شخص نہ تھے جن پر وحی نازل ہوتی۔ وہ بالکل اس کے اہل نہ تھے۔ عام عرب تو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ ایک ایسا انسان جس کی حیثیت ایک یتیم بچے سے زیادہ نہ تھی جس کے پاس امارت کے دکھاوے کے لیے کچھ نہ تھا۔ اسے نبی کی حیثیت سے سرفراز کیا جا سکتا تھا۔ ان کا خیال یہ تھا کہ نبوت سے صرف قبائل کے دولتمند سرداروں کو ہی نوازا جا سکتا ہے۔

”کہتے ہیں، اگر صرف اس قرآن کو نازل ہونا ہی تھا تو یہ دو شہروں (مکہ اور طائف) کے بعض بڑے آدمیوں پر نازل ہوتا۔“ (xliii : ۳۱)

اس تنقید کے رد میں قرآن پاک فرماتا ہے کہ نبوت اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ یہ کس کو ملنی چاہیے۔ اس لیے کسی انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اللہ کے انتخاب پر معترض ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس امر کی سفارش کرے کہ وہ کس کو اس کے لیے منتخب کرے اور کس کو نظر انداز کرے۔

”کیا یہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تقسیم کنندہ ہیں؟“

منکرین کا کہنا یہ تھا کہ وہ اس وقت تک حضور کی نبوت پر یقین نہیں کریں گے تاوقتیکہ انھیں خود پیغمبرانہ تجربات حاصل نہ ہوں۔

”جب ان کے سامنے کوئی نشانی آتی ہے تو وہ کہتے ہیں، ہم نہ مانیں گے جب تک کہ وہ چیز خود ہم کو نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی ہے۔“ (vi : ۱۲۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن ایسے مطالبہ کو عجیب وغریب خیال کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اس امر کا بہتر فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس کے انعام کا حقدار کون ہے؟ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے پیغام کے اعلان کا فریضہ کس کو سونپے۔

"اور اسی طرح (اے محمدؐ) ہم نے اپنے حکم سے ایک روح تمہاری طرف وحی کی ہے تمہیں کچھ پتہ نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے مگر اس روح کو ہم نے ایک روشنی بنا دیا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں۔ یقیناً تم سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہو" (xlii : ۵۲)

پھر سورۂ جمعہ میں اس بات کی مزید وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

"وہی ہے جس نے امیوں کے اندر ایک رسول خود انہی میں سے اٹھایا، جو انہیں اس کی آیات سناتا، ان کی زندگی سنوارتا اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

اور (اس رسول کی بعثت) ان دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے یہ اس کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔" (lxii : ۱-۳)

معجزات کا مطالبہ

مخالفین کا آخری گروہ ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جو کہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وحی کا حامل صرف وہی انسان ہو سکتا ہے جو کہ فوق الفطرت قوت رکھتا ہو۔ جب وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے کہ وہ عام انسانوں کی طرح بازاروں میں چلتے پھرتے تھے، اپنے روزمرہ کے استعمال کی اشیا خریدتے تھے، سردیوں میں سرد جھونکوں سے اپنے آپ کو بچاتے تھے اور گرما کی جھلسا دینے والی گرمی سے اپنی حفاظت کا بندوبست کرتے تھے جس طرح کہ دوسرے انسانوں کا خاصہ ہے تو وہ آپؐ کو خدا کا نبی ماننے کے لیے تیار نہ ہوتے تھے کیونکہ وہ آپؐ میں کوئی غیر معمولی صلاحیت نہ پاتے تھے۔ ان کے نزدیک نبی کا مافوق ہونا ازبس ضروری تھا۔ اس لیے کفار حضورؐ کی نبوت کو شک کی نظر سے دیکھتے تھے اور کہتے تھے:

"کہتے ہیں، یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیوں نہ اس کے پاس کوئی فرشتہ بھیجا گیا جو اس کے ساتھ رہتا اور (نہ ماننے والوں کو) دھمکاتا؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کچھ نہیں تو اس کے لیے خزانہ ہی اتار دیا جاتا، یا اس کے پاس کوئی باغ ہی ہوتا جس سے یہ (اطمینان کی) روزی حاصل کرتا؟ اور ظالم کہتے ہیں کہ تم لوگ تو ایک سحر زدہ آدمی کے پیچھے لگ گئے ہو۔" (XXV : ۷-۸)

سورۂ بنی اسرائیل میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فوق الفطرت نشانیوں کا تقاضا اور بھی زیادہ شدید ہے۔

"انھوں نے کہا، ہم تیری بات نہ مانیں گے جب تک کہ تو ہمارے لیے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ جاری نہ کردے یا تیرے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو اور تو اس میں نہریں رواں کردے۔ یا تو آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہمارے اوپر گرا دے جیسا کہ تیرا دعویٰ ہے یا خدا اور فرشتوں کو رُو در رُو ہمارے سامنے لے آئے یا تیرے لیے سونے کا ایک گھر بن جائے یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور تیرے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہ کریں گے جب تک تو ہمارے اوپر ایک ایسی تحریر نہ اتار لائے جسے ہم پڑھیں۔"

(XVii : ۹۰-۹۳)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر اعتراضات اگرچہ متعدد ہیں لیکن ان اعتراضات میں سے ایک الزام یکساں ہے اور وہ یہ کہ حضورؐ کے پاس فوق الفطرت قوت کا ہونا ضروری تھا جس سے وہ جب چاہیں فطری عمل کو معطل یا توڑ سکیں۔ ان اعتراضات کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

"اے محمدؐ! ان سے کہو، پاک ہے میرا پروردگار! کیا میں ایک پیغام لانے والے انسان کے سوا کچھ اور ہوں۔" (XVii : ۹۳)

مندرجہ بالا آیت میں انتہائی خوب صورتی سے وضاحت کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک خبردار کرنے والے انسان تھے اور اس لیے فوق الفطرت قوت کے مالک نہ تھے۔ زمین کو پھاڑ کر چشمہ جاری کرنا، دریا رواں کرنا، آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرانا، سونے کا گھر بنانا، ایک سچے نبی ہونے کے ضروری لوازمات نہیں۔ اس کے برعکس سچے نبی کی خصوصیات یہ ہیں کہ وہ انتہائی نیک اور صالح ہو، راست باز ہو، دیانت دار ہو، بے داغ اور شاندار اخلاق کا حامل ہو، پاک باز، پاک دامن، باعصمت اور باعفت ہو، بے غرض اور انسانیت سے محبت رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی پیروی کرنے والا ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک میں اس بارے میں کئی ایک جگہ اس بات کا ذکر آیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ معجزات نبی کے ہاتھ میں نہیں ہوتے۔

"کسی رسول کی بھی یہ طاقت نہ تھی کہ اللہ کے اذن کے بغیر خود کوئی نشانی لے آتا۔ پھر جب اللہ کا حکم آگیا تو حق کے مطابق فیصلہ کر دیا گیا اور اس وقت غلط کار لوگ خسارے میں پڑ گئے۔" (۷۸ : ۴۰)

نبی پاکؐ خود اقرار کرتے ہیں کہ وہ معجزہ صفت شخصیت کے حامل نہیں اور اس لیے وہ اپنی مرضی سے معجزات نہیں دکھا سکتے کیونکہ یہ اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ انھوں نے نہایت صاف الفاظ میں بیان کیا کہ نبی صرف اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہوتا ہے جو کہ ایمانداری سے اپنے آقا کے احکام بجالاتا ہے۔

"اے محمدؐ! ان سے کہو، میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے۔" (۵۰ : ۶)

"اے محمدؐ! ان سے کہو کہ میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے، حالانکہ اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لیے حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ میں تو محض ایک خبردار کرنے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کے لیے جو میری بات مانیں۔" (۱۸۸ : ۷)

معجزات کے تقاضا کے جواب میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی پاک زندگی اور بے مثال کتاب جس کا ان پر نزول ہوا بذات خود دو ایسے معجزات ہیں جو کہ آپؐ کے نبوت کے دعویٰ کی تصدیق کرتے ہیں۔ کیا یہ کم معجزہ ہے کہ ایک بے یار و مددگار انسان جس کے پاس کوئی مادی وسائل نہ تھے، جو سالہا سال تک لوگوں کی شدید نفرت کا نشانہ بنا رہا، جو ایسے مشن کی کامیابی کے لیے سرگرداں تھا جس سے اس کی اپنی کوئی غرض وابستہ نہ تھی اور جب لوگ اس کے ارد گرد جمع ہونے شروع ہو گئے تو اس نے انھیں اپنا غلام بنانے کی بجائے یہ ترغیب دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں جو کہ کل کائنات کا مالک اور پالنے والا ہے، پھر ایسا شخص جو کہ غیر تعلیم یافتہ تھا، نے لوگوں کو ایسی کتاب دی جو کہ سراپا رشد و ہدایت ہے، جو کہ انسانی زندگی سے وابستہ قوانین کا ایک نادر مجموعہ ہے، جو عبادت اور اخلاق کا ایک ضابطہ ہے اور آج بھی انسانی نسل کا ایک بہت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑا حصہ اس کی تنظیم کرتا ہے اور اسے سچائی کا ایک اعجاز خیال کرتا ہے۔ بلا شبہ یہ بہت بڑے معجزات ہیں اور ان معجزات میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ قرآن اس چیز پر زور دیتا ہے۔

"یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیوں نہ اتاری گئیں اس شخص پر نشانیاں اس کے رب کی طرف سے؟ کہو، نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور میں صرف خبردار کرنے والا ہوں کھول کھول کر؛ اور کیا ان لوگوں کے لیے یہ (نشانی) کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو انھیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ درحقیقت اس میں رحمت ہے اور نصیحت ان لوگوں کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔" (۵۰۔۵۱ : XXIX)

ان آیات میں قرآن حکیم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا معجزہ قرار دیا گیا ہے جو کہ الہامی زبان میں نازل ہوا۔ کیا اس سے بڑا معجزہ کوئی اور ہو سکتا ہے؟ اور کیا آپ اس سے بڑے معجزے کا تقاضا کر سکتے ہیں؟

قرآن مجید مزید فرماتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور غیر متوقع نہ تھا۔ تمام انبیاء اور الہامی کتب آپؐ کے ظہور قدسی کی خبر دیتی ہیں، آپ کی مدح سرائی کرتی ہیں اور اپنے پیروکاروں کو آپؐ کی اطاعت کی ہدایت کرتی ہیں۔

"کیا ان (اہلِ مکہ) کے لیے یہ کوئی نشانی نہیں ہے کہ اسے علماء اسرائیل جانتے ہیں۔"

(۱۹۷ : XXVI)

"وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں لاتا؟ اور کیا ان کے پاس اگلے صحیفوں کی تمام تعلیمات کا بیان واضح نہیں آگیا" (۱۳۳ : XX)

قرآن پاک نے اس حقیقت کی بھی نشاندہی کی ہے کہ کفار کا معجزات کے لیے مطالبہ نیک نیتی پر مبنی نہ تھا بلکہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کے بارے میں فضول باتیں کر کے ان کو ذہنی کوفت پہنچانا چاہتے تھے۔ تمام شکوک و شبہات کے باوجود جب لوگ دینِ حق کی طرف کھنچے چلے جا رہے تھے تو ان کا مفاد آڑے آتا تھا۔ انھیں یہ کسی صورت بھی گوارا نہ تھا کہ اپنا مذہب ترک کر دیں کیونکہ ایسا کرنے سے وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ استحصال کے سارے ذرائع اور مواقع کھو دیں گے۔ انھیں اچھی طرح اس بات کا احساس تھا کہ دینِ اسلام قبول کرنے سے انھیں اپنے عیش و عشرت اور مادی مفادات پر کئی ایک پابندیاں قبول کرنا پڑیں گی جن سے وہ غیر اخلاقی اور ناجائز ذرائع سے عرصہ دراز سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک میں کئی ایک مثالیں آئی ہیں کہ جب انبیاء نے معجزات دکھائے تو ہٹ دھرم اور ضدی کفار نے انھیں یہ کہہ کر رد کر دیا کہ یہ تو سوائے جادو کے کرشمہ کے اور کچھ نہیں۔

"مگر جب ہماری کھلی کھلی نشانیاں ان لوگوں کے سامنے آئیں تو انھوں نے کہا کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ انھوں نے سراسر ظلم اور غرور کی راہ سے ان نشانیوں کا انکار کیا حالانکہ دل ان کے قائل ہو چکے تھے۔ اب دیکھ لو کہ ان مفسدوں کا انجام کیا ہوا؟" (xxvii : ۱۳-۱۴)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ وجہ بتلائی ہے کہ کفار کیوں حلقہ بگوشِ اسلام نہ ہوتے تھے۔ یہ محض ان کی ہٹ دھرمی تھی جو کہ انھیں سیدھے راستے سے دور رکھتی تھی، کفار کی ہٹ دھرمی کا یہ حال تھا کہ حضورؐ کے اشارہ پر اللہ تعالیٰ نے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا تو انھوں نے اس پر کوئی توجہ نہ دی اور اس کو یکسر نظر انداز کر دیا کہ یہ تو محض جادوگری کا کرشمہ ہے۔

"قیامت کی گھڑی قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا مگر ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں منہ موڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو چلتا ہوا جادو ہے۔ انھوں نے (اس کو بھی) جھٹلا دیا اور اپنی خواہشاتِ نفس ہی کی پیروی کی۔ ہر معاملہ کو آخر کار ایک انجام پر پہنچ کر رہنا ہے۔" (liv : ۱-۳)

قرآن پاک مزید وضاحت کرتا ہے کہ چونکہ کفار ہٹ دھرم تھے اور کوتاہ نظر تھے اس لیے وہ صحیح اور غلط میں تمیز نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کے مظاہر کا ان پر کوئی اثر نہ تھا کیونکہ وہ اپنی اس ہٹ دھرمی اور گھمنڈ کی وجہ سے جو کہ انھوں نے رسولِ خدا کے بارے میں روا رکھا ہوا تھا کی وجہ سے عقل سے یکسر عاری ہو چکے تھے۔

"لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی ایسی نہیں جو ان کے سامنے آئی ہو اور انھوں نے اس سے منہ نہ موڑ لیا ہو۔" (vi : ۴)

ایک اور جگہ قرآن پاک کفار کی ہٹ دھرمی کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

"اے پیغمبرؐ! اگر ہم تمہارے اوپر کوئی کاغذ میں لکھی لکھائی کتاب بھی اتار دیتے اور لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو کر بھی دیکھ لیتے تب بھی جنھوں نے حق کا انکار کیا ہے وہ یہی کہتے کہ یہ تو صریح جادو ہے۔" (vi : ۷)

متذکرہ بالا تشکوک و شبہات کے علاوہ حضورؐ کی نیت پر بھی شک کا اظہار کیا گیا۔ کفار نے بھی ناکام کوشش کی کہ حضورؐ کا مذہبی مشن جس کے بارے میں آپؐ کا دعویٰ ہے کہ اس کا اللہ تعالیٰ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حکم دیا مادی مفادات سے زیادہ کچھ نہیں۔ آپ اپنے ان مذہبی ہتھکنڈوں سے ان پر طاقت اور غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ قرآن پاک ان الزامات کو رد کرتا ہے اور بار بار اس امر پر زور دیتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خبردار کرنے والے انسان تھے اور آپ کا مقصد محض انسانوں کو انتباہ کرنا تھا اور اس میں ان کا اپنا کوئی مفاد پوشیدہ نہ تھا۔

"اگر میں نے تم سے کوئی اجر مانگا ہے تو وہ تم ہی کو مبارک رہے۔ میرا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ (XXXIV : ۴۷)

حضورؐ کی سیرت پاک اور حیاتِ طیبہ کا مستند ریکارڈ ظاہر کرتا ہے کہ اہلِ مکہ کو یہ احساس اچھی طرح ہو چکا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے اس لیے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بیشتر حیلوں بہانوں سے تنگ کرتے رہتے تھے۔ ایک دن مکہ کے بعض آدمی کعبہ کے ارد گرد جمع ہوئے اور آپؐ کو بلا بھیجا۔ جب آپؐ تشریف لائے تو آپ سے یوں مخاطب ہوئے:

"ہم نے عرب کا کوئی دوسرا آدمی ایسا نہیں دیکھا جو کہ قوم کے لیے اتنی بڑی تباہی لایا ہو جتنی کہ آپؐ لائے ہیں۔ آپ نے ہمارے خداؤں اور مذہب کی توہین کی ہے اور ہمارے آباء و اجداد اور دانشوروں پر بداخلاقی اور غلط کاری جیسے الزامات لگائے ہیں اور اس طرح ہماری صفوں میں رخنہ ڈال دیا ہے۔ آپؐ نے ہمارے تعلقات میں کشیدگی پیدا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اگر آپ نے یہ سب کچھ دولت حاصل کرنے کے لیے کیا ہے تو ہم مل کر آپ کو مالا مال کر دیں گے اور اتنی دولت دیں گے کہ کسی قریشی کے پاس اتنی نہ ہوگی۔ اگر آپؐ کی خواہش ہو تو ہم آپؐ کو اپنا سردار بنا لیں گے۔ اگر آپ بادشاہت کی خواہش کرتے ہیں تو ہم آپ کو یہ بھی دینے کے لیے تیار ہیں۔ اگر آپؐ کسی بد روح کے غلبہ میں ہیں اور آپؐ اس سے نجات حاصل نہیں کر سکتے تو ہم ایسے ماہرین کی خدمات حاصل کر لیں گے جو کہ آپؐ کو صحتیاب کر دیں گے"

کیا آپ لوگ سب کچھ کہہ چکے ہیں؟ حضورؐ نے دریافت فرمایا اور جب انھوں نے اثبات میں جواب دیا تو حضورؐ نے فرمایا:

"میں آپ کی طرف سے پیش کی جانے والی کسی چیز کا طلبگار نہیں ہوں۔ میں جو کچھ آپ کے لیے لایا ہوں اس کے بدلے میں کچھ نہیں چاہتا خواہ یہ دولت ہو،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ مرتبہ ہو یا بادشاہت ہو۔ میں آپ کی طرف اللہ کا نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں اور آپ کو خبردار کرنے کے لیے آیا ہوں۔ میں نے آپ کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا ہے جو کہ آپ کے لیے ماسوائے ایک اچھی چیز کے اور کچھ نہیں۔ اگر تم اسے قبول کرتے ہو تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس دنیا میں فائدے میں رہو گے اور آخرت میں بھی سرخرو ہو گے۔ اگر تم اس کا انکار کرو گے تو میں ثابت قدم رہوں گا اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے کا انتظار کروں گا۔"

کفارِ مکہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہونے والی متذکرہ بالا گفتگو سے یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ وہ کیوں حضورؐ کی مخالفت پر تلے ہوئے تھے۔ اسلام کی مخالفت کی اصل وجہ یہ تھی کہ ان کے اپنے مفادات خطرے میں پڑ گئے تھے اور وہ دینِ اسلام کے سیاسی اور معاشی مضمرات سے خوفزدہ تھے۔

خواتین کے لیے بہترین تحفہ
کتاب
تہذیب النسواں وتربیت الانسان
مصنفہ
شاہجہان بیگمؒ والیۂ ریاست بھوپال

ہم نہایت مسرت سے اعلان کرتے ہیں کہ یہ کتاب بڑے اچھے اور اعلیٰ معیار پر طبع ہو کر آ گئی ہے۔ مسلم خواتین کے لیے بہترین تحفہ تصور کی گئی ہے۔ آج تک عورتوں کے جملہ دینی اور دنیاوی مسائل پر اس قدر جامع اور آخری کتاب مارکیٹ میں نہیں لکھی گئی۔ تمام مسائل قرآن وحدیث کے حوالہ جات سے درج کیے گئے ہیں۔ لڑکیوں کی شادی کے موقع پر جہیز میں یہ کتاب تحفہ دے کر اپنی لڑکی کا مستقبل روشن اور تابناک بنائیں۔ بے شمار عورتوں نے اس کتاب کو پڑھ کر اظہارِ تحسین فرمایا ہے۔ الغرض تہذیب نسواں ہر لکھی پڑھی بہن کا زیور، بیٹی کا جہیز اور بیوی کی ضرورت ہے۔ پہلی فرصت میں طلب فرمائیے۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ بڑا سائز، صفحات ۴۲۲، مجلد اعلیٰ، کتابت وچھپائی بہترین، کاغذ سفید، چار رنگا ڈسٹ کور، قیمت ۵۰/۱۶ تعقیم

مکتبہ نعمانیہ۔ اردو بازار۔ گوجرانوالہ
لاہور میں ملنے کا پتہ:۔ نعمانی کتب خانہ۔ حق سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ